

# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 10 دسمبر 1964

ہندوستان کنسٹرکشن کمپنی لمیٹڈ

بنام

انکم ٹیکس آفیسر (کمپنیز سرکل) بمبئی ودیگر

[پی.بی. گھیندر گڈکر، چیف جسٹس، ایم. ہدایت اللہ، جے. سی. شاہ، ایس. ایم. سکری اور آر.

ایس. بچاوت، جسٹس صاحبان]

انڈین انکم ٹیکس، 1922 (11، سال 1922)، دفعہ 49E- منظور شدہ مجرائی کا دعویٰ- واپسی کی رقم کے تصفیہ سے پہلے آیا ضروری ہو- "واجب الادا پایا گیا"، جس کا مطلب ہے "ادا ہونے کے بدلے میں"، منظور شدہ مجرائی کا مطلب صرف اس صورت میں دیا جاسکتا ہے جب رقم کی واپسی کرنے کی ذمہ داری موجود ہو.

اپیل کنندہ کمپنی نے انکم ٹیکس (ڈبل ٹیکسیشن ریلیف) (انڈین اسٹیٹس) قوانین، 1939 کی دفعہ 5 کے تحت ہندوستانی ریاست میں اس کے ذریعے ادا کردہ انکم ٹیکس کی واپسی کے لیے دعویٰ کیا۔ اس دعوے کو انکم ٹیکس افسر نے وقت کی پابندی کے طور پر مسترد کر دیا تھا۔ کمشنر انکم ٹیکس اور سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا اور اپیل کنندہ نے ان کے احکامات کے خلاف مزید قانونی چارہ جوئی کی درخواست نہیں کی۔ اس کے بعد انکم ٹیکس افسر کی طرف سے کیے جانے والے کچھ ٹیکس مطالبات پر، اپیل کنندہ نے نمائندگی کی کہ وہ رقوم جن کے سلسلے میں پہلے قاعدہ 5 کے تحت درخواست دی گئی تھی، ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 49E کے ذریعے فراہم کردہ مطالبے کے خلاف منظور شدہ مجرائی کی جانی چاہئے۔ انکم ٹیکس حکام نے اس دعوے کو بھی مسترد کر دیا، اپیل کنندہ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ گیا۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 49E میں "واجب الادا پایا گیا" کا واضح مطلب یہ ہے کہ منظور شدہ مجرائی کے دعوے سے پہلے ایک فیصلہ ہونا چاہیے جس کے تحت منظور شدہ مجرائی کا دعویٰ کرنے والے شخص کو رقم کی واپسی کے ذریعے رقم واجب الادا پائی جاتی ہے۔ چونکہ اپیل کنندہ کے حق میں ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا، اس

لیے رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا گیا۔ تاہم اپیل کنندہ کو آرٹیکل 133(1)(c) کے تحت فٹنس کا سرٹیفکیٹ دیا گیا تھا۔

**حکم ہوا کہ:** (i) یہ ضروری نہیں ہے کہ دفعہ 49E کے تحت کسی دعوے کی اجازت دینے سے پہلے پیشگی فیصلہ ہو۔ انکم ٹیکس افسر کو اس سوال کا تعین کرنے سے روکنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ آیا دفعہ 49E کے تحت جب اسے درخواست دی جاتی ہے تو رقم کی واپسی واجب الادا ہے یا نہیں۔ الفاظ "پایا جاتا ہے" لازمی طور پر اس نتیجے پر نہیں پہنچتے کہ پہلے سے فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ [419 D-E]

(ii) دفعہ 49E کے تحت منظور شدہ مجرائی تاہم "ادائیگی کے بدلے میں" ہونا چاہیے جس کا مطلب ہے کہ ادائیگی بقایا ہے یعنی انکم ٹیکس افسر پر ادائیگی کرنے کی ایک مستقل ذمہ داری ہے۔ اگر رقم کی واپسی کے دعوے کو حتمی حکم سے روک دیا گیا ہے، تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ادائیگی کرنے کی کوئی مستقل ذمہ داری ہے۔ [419 D-E]

اسٹبس بمقابلہ ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشنز 24 قیو. بی. ڈی. 577، پر انحصار کیا۔

(iii) موجودہ معاملے میں انڈین اسٹیٹ تو ائند کے قاعدہ 5 کے تحت اپیل کنندہ کے دعوے کو مسترد کرنے والے کمشنر اور سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے احکامات حتمی ہو گئے تھے۔ آرٹیکل 226 کے تحت درخواست میں بھی انہیں چیلنج نہیں کیا گیا۔ اس طرح اپیل کنندہ کو ادائیگی کرنے کے لیے انکم ٹیکس افسر کی طرف سے کوئی مستقل ذمہ داری نہیں تھی، اور اس لیے دفعہ 49E کے تحت اپیل کنندہ کا دعویٰ ناکام ہونا چاہیے۔ [419 G-H]

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 136، سال 1964:

بمبئی ہائی کورٹ کے 24 فروری 1961 کے فیصلے اور حکم سے متفرق درخواست نمبر 333، سال 1960 میں اپیل۔

اپیل کنندہ کے لیے اے وی وشونا تھ شاستری، ٹی اے رام چندر، جے بی دادا چننجی، اوسی ماتھر اور رویندر نارائن۔

مدعا علیہ کی طرف سے آرگنٹی آئیر، آرا بچ ڈھمبر اور آرائس سچتے۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس سیکری نے سنایا۔

یہ 24 فروری 1961 کے اپنے فیصلے کے خلاف بمبئی ہائی کورٹ کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر اپیل ہے، جس میں ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپیل کنندہ کی طرف سے دائر درخواست کو مسترد کیا گیا تھا۔ یہ اپیل انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 49E کی تعمیر کے بارے میں ایک مختصر سوال اٹھاتی ہے، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے۔ اس سوال سے نمٹنے سے پہلے، متعلقہ حقائق بیان کرنا ضروری ہے۔

اپیل کنندہ، مادی وقت پر، نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ہندوستان سے باہر، یعنی سیلون، سابقہ ریاستوں کو لہا پور اور کپور تھلا اور دیگر مقامات پر بھی کاروبار کرتا تھا۔ سیلون اور کو لہا پور میں آمدنی سے متعلق حقائق دینا ضروری نہیں ہے کیونکہ اگر کپور تھلا میں کی گئی آمدنی سے متعلق حقائق بیان کیے جائیں تو یہ اپیل کنندہ اور ریونیو کے درمیان حقیقی تنازعہ کو سامنے لائیں گے۔ ہم اس بات کا ذکر کر سکتے ہیں کہ یہ ایک مشترکہ بنیاد ہے کہ سیلون کی آمدنی اور کو لہا پور کی آمدنی سے متعلق حقائق کافی حد تک ایک جیسے ہیں۔

9 جولائی 1954 کو، اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس آفیسر، کمپنیز سرکل، بمبئی کو ایک خط لکھا، جس میں کہا گیا کہ تشخیصی سال 1949-50 کے لیے، وہ ریاست کپور تھلا میں ٹیکس شدہ انکم پر رقم کی واپسی کا حقدار ہے۔ اس نے ٹیکس کے لیے ایک اصل سرٹیفکیٹ منسلک کیا جس میں -/11/37,828 روپے کی ادائیگی دکھائی گئی ہے اور درخواست کی کہ رقم کی واپسی کا آرڈر جلد از جلد منظور کیا جائے۔ 27 جون 1956 کو انکم ٹیکس افسر نے اس دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کیا گیا دعویٰ انکم ٹیکس (ڈبل ٹیکسیشن ریلیف) (انڈین اسٹیٹس) قواعد 1939 کے قاعدہ 5 میں طے شدہ چار سال کی وقت کی حد کے اندر نہیں تھا۔ جسے اس کے بعد انڈین اسٹیٹس قواعد کہا جاتا ہے۔ 18 دسمبر 1956 کو اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس، بمبئی کے کمشنر کے سامنے مذکورہ حکم کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 33A کے تحت نظر ثانی دائر کی۔ اپیل کنندہ نے عرضی میں کہا کہ "بد قسمتی سے زیر بحث سال کے لیے کمپنی کا تخمینہ انکم ٹیکس افسر نے مالی سال کے آخری دن یعنی 1953-54 پر مکمل کیا تھا، یعنی 1954-3-31 آخری تاریخ تھی جس پر ان کا دوگنا انکم ٹیکس راحت کا دعویٰ درج کیا جانا چاہیے تھا۔ کمپنی کو موصول ہونے والے تشخیصی آرڈر کی عدم موجودگی میں ٹیکس دہندہ کے لیے دوگنا انکم ٹیکس راحت کے لیے اپنا دعویٰ درج کرنا جسمانی طور پر قابل عمل

نہیں تھا اور اس طرح دفعہ 50 کے تحت مقرر کردہ وقت اس وقت ختم ہو چکا تھا جب کمپنی کو تشخیصی آرڈر موصول ہوا تھا۔ کمشنر نے کچھ پوچھ گچھ کی۔ اپیل کنندہ نے 30 جون 1958 کے اپنے خط میں جواب دیا کہ اپیل کنندہ کی طرف سے مقررہ وقت کے اندر دو گنا انکم ٹیکس راحت کے لیے کوئی عارضی دعویٰ نہیں کیا گیا تھا۔ اپیل کنندہ نے اپنی درخواست کا اعادہ کیا کہ ٹیکس دہندہ کے لیے مقررہ وقت کے اندر ڈبل ٹیکس راحت کے لیے اپنا دعویٰ درج کرنا "مادی طور پر قابل عمل" نہیں تھا۔ تاہم کمشنر نے درخواست کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے مشاہدہ کیا کہ "ریاست کپور تھلا میں تشخیص -3-20 1950 پر کی گئی تھی، یعنی بمبئی انکم ٹیکس افسر کے ذریعے تشخیص مکمل ہونے سے بہت پہلے۔ لہذا، درخواست گزار کو حد کی مدت ختم ہونے سے پہلے عارضی دعویٰ دائر کرنے سے کوئی چیز نہیں روک سکی۔ کم از کم اسے تشخیص کے وقت انکم ٹیکس افسر کے سامنے ایسا دعویٰ کرنا چاہیے تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ میں دعویٰ دائر کرنے میں تاخیر کو معاف نہیں کر سکتا کیونکہ اس طرح کی معافی کے لیے دفعہ 50 کے تحت کوئی التزام نہیں ہے۔" اس کے بعد اپیل کنندہ نے سنٹرل بورڈ آف ریونیو سے رابطہ کیا۔ سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے 31 دسمبر 1958 کو اپنے خط کے ذریعے اس معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ اپیل کنندہ نے انوکیم ٹیکس کمشنر یا سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے مذکورہ بالا احکامات کو کالعدم قرار دینے کے لیے آرٹیکل 226 کے تحت ہائی کورٹ میں درخواست دینے کے لیے کوئی قدم نہیں اٹھایا۔

28 اگست 1959 کو انکم ٹیکس افسر نے تشخیصی سال 1949-50، 1950-51 اور 1951-52 کے سلسلے میں ایکٹ کی دفعہ 29 کے تحت مانگ کے تین نوٹس جاری کیے۔ اس کے بعد اپیل کنندہ نے 4 ستمبر 1959 کو ایک خط لکھا، جس میں انکم ٹیکس افسر سے درخواست کی گئی کہ وہ انکم ٹیکس (ڈبل ٹیکسیشن ریلیف) (سیلون) قواعد، 1942 کی دفعات کے مطابق رقم کی واپسی کا تعین کرے، اور انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 49A اور 48 کی دفعات کے ساتھ پڑھیں، جو سیلون سے متعلق تشخیص کے سالوں 1942-43، 1943-44 اور 1944-45، اور کولہاپور اور کپور تھلا سے متعلق تشخیص کے سال 1947-48 اور 1949-50 کے حوالے سے ہیں۔ اس خط میں اپیل گزار نے اپنی درخواست کی حمایت میں دلائل دیے۔ مختصراً، دلیل یہ تھی کہ اگرچہ ان رقم واپسی کا دعویٰ کرنے والی درخواستیں مقررہ وقت کی حد سے باہر جمع کرائی گئی تھیں، اس کے باوجود اپیل کنندہ کو دفعہ 49E کی دفعات کے مطابق، حق حاصل تھا کہ وہ انکم ٹیکس افسر سے اپیل کنندہ پر انکم ٹیکس افسر کی طرف سے اٹھائے گئے ٹیکس مطالبات کے خلاف اپیل کنندہ کی واجب الادا رقم واپس کرنے کا مطالبہ

کرے۔ اپیل کنندہ نے اسی طرح کے نکات پر زور دیتے ہوئے سنٹرل بورڈ آف ریونیو سے بھی رابطہ کیا۔ تاہم سنٹرل بورڈ آف ریونیو نے 24 جون 1960 کے اپنے خط کے ذریعے اس معاملے میں مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔

اس کے بعد اپیل کنندہ نے 7 اکتوبر 1960 کو آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت درخواست دائر کی۔ متعلقہ حقائق اور عرضیاں دینے کے بعد، اپیل کنندہ نے درخواست کی کہ ہائی کورٹ روبرکار عدالت عالیہ کی نوعیت کی رٹ یا آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک رٹ، ہدایت یا حکم جاری کرنے پر راضی ہو، مدعا علیہان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ مذکورہ ڈبل ٹیکس ریلیف قواعد کے تحت درخواست گزار کو واجب الادا واپسی رقم 1955-56ء کے لئے واجب الادا ٹیکس کے مقابلے میں مقرر کریں۔ ایسا لگتا ہے کہ اس دوران درخواست گزار نے تخمینہ سال 1949-50 اور 1950-51 کے لئے ٹیکس ادا کیا تھا، اور تخمینہ سال 1951-52 کے لئے 89,000.58 روپے کے مطالبے کو روک دیا گیا تھا، اور بعد میں جب 1955-56 کا تخمینہ مکمل ہوا تو انکم ٹیکس افسران نے تخمینہ سال 195-56 سے متعلق کل مطالبے میں سے 79,430.19 روپے مؤخر کرنے پر اتفاق کیا تھا، سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے فیصلے تک۔ دوسری درخواست یہ تھی کہ ہائی کورٹ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت ممانعت یا دیگر ہدایت یا حکم کی نوعیت میں رٹ جاری کرے جس میں جواب دہندگان، ان کے افسران، ملازمین اور ایجنٹوں کو درخواست گزار سے اس کے ذریعے قابل ادائیگی ٹیکس کا مطالبہ کرنے یا وصول کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اس ٹیکس کے خلاف پہلے مذکورہ بالا ڈبل ٹیکس راحت قوانین کے تحت درخواست گزار کو واجب الادا رقم کی واپسی کا تعین کیے بغیر واضح رہے کہ 23 اگست 1958 کے کمشنر کے حکم اور 31 دسمبر 1958 کے سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے حکم کو کالعدم قرار دینے کے لیے کوئی درخواست نہیں کی گئی تھی۔ درحقیقت ہائی کورٹ کے سامنے اپیل کنندہ کے وکیل، مسٹر ایس پی مہتانے دعویٰ کیا کہ اپیل کنندہ انکم ٹیکس افسر کے انکم ٹیکس افسر کی رقم کی واپسی کی درخواست کو مسترد کرنے کے احکامات کو چیلنج نہیں کر رہا تھا، بلکہ صرف ان کے ذریعے منظور شدہ مجرائی کی منظوری کے لیے اس کی درخواست کو مسترد کرنے کے احکامات کو چیلنج کر رہا تھا۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل جناب وشونا تھ شاستری نے پہلے زور دے کر کہا کہ چونکہ انڈین اسٹیٹس قواعد، 1939 کے قاعدہ 5 کی تعمیل مادی طور پر ناممکن تھی، اس لیے قاعدہ 5 لاگو نہیں ہوا، اور اس کے نتیجے میں قاعدہ 5 کے باوجود اپیل کنندہ کو واجب الادا رقم کی واپسی۔ لیکن ہم اس سوال میں نہیں جاسکتے کہ آیا انکم ٹیکس حکام کی طرف سے قاعدہ 5 کا اطلاق صحیح تھا یا غلط۔ ان کارروائیوں میں 23

اگست 1958 اور 31 دسمبر 1958 کے احکامات پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا، ہمیں اس بنیاد پر آگے بڑھنا چاہیے کہ وہ احکامات درست طریقے سے منظور کیے گئے تھے۔ ہم کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے کہ آیا انکم ٹیکس حکام کا یہ نظریہ کہ مقدمہ کے حالات میں قاعدہ 5 لاگو تھا درست تھا یا نہیں۔

یہ ہمیں دفعہ 49E کی تعمیر کی طرف لے جاتا ہے۔ دفعہ 49E اس طرح پڑھتی ہے:

" 49E. واجب الادا باقی ٹیکس کے خلاف رقم واپسی کا تعین کرنے کا اختیار۔ - جہاں اس ایکٹ کی کسی بھی شق کے تحت کسی شخص کو رقم کی واپسی واجب الادا پائی جاتی ہے، انکم ٹیکس افسر، اپیلنٹ اسٹنٹ کمشنر یا کمشنر، جیسا بھی معاملہ ہو، رقم کی واپسی کی ادائیگی کے بدلے، رقم کی واپسی، یا اس رقم کے کسی بھی حصے کو ٹیکس، سود یا جرمانے، اگر کوئی ہو، کے خلاف مقرر کر سکتے ہیں، جو اس شخص کی طرف سے قابل ادائیگی باقی ہے جسے رقم کی واپسی واجب الادا ہے۔"

ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ایکٹ کی دفعہ 49E نے اپیل کنندہ کو کوئی مدد نہیں دی کیونکہ اس کے مطابق اپیل کنندہ کے حق میں قبل از وقت فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ ہائی کورٹ نے مشاہدہ کیا کہ "اظہار واجب الادا پایا گیا" کا واضح مطلب یہ ہے کہ مقررہ تاریخ سے پہلے دعویٰ کیا جانا چاہیے، ایک فیصلہ ہونا چاہیے جس کے تحت منظور شدہ مجرائی کا دعویٰ کرنے والے شخص کو رقم کی واپسی کے ذریعے رقم واجب الادا پائی جاتی ہے۔"

مسٹر شاستری کا استدلال ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی شخص کو منظور شدہ مجرائی کا دعویٰ کرنے کے قابل بنانے کے لیے پیشگی فیصلہ ہونا چاہیے۔ ان کا کہنا ہے کہ انکم ٹیکس افسر اس سوال کا فیصلہ کر سکتا ہے کہ جب اسے رقم واپسی کی درخواست دی جائے تو رقم واپسی واجب ہے یا نہیں۔ حقائق پر، وہ کہتے ہیں کہ یہ واضح ہے کہ اپیل کنندہ انڈین اسٹیٹس قوانین، 1939 کے قاعدہ 3 کے تحت رقم کی واپسی کا حقدار ہے، اور انکم ٹیکس افسر کو صرف واجب الادا راحت کا حساب لگانا ہے اور پھر اسے بند کرنا ہے۔ دوسری طرف مدعا علیہ کے فاضل وکیل، مسٹر گنپتی آئیر کا کہنا ہے کہ کمشنر اور سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے احکامات حتمی ہونے کے بعد، انکم ٹیکس افسر پر رقم کی واپسی کی کوئی ادائیگی کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی، اور وہ کہتے ہیں کہ یہ دفعہ 49E کے اطلاق کی مثال ہے کہ انکم ٹیکس افسر کو ادائیگی کرنے کی ذمہ داری کے تحت ہونا چاہیے۔ وہ بتاتے ہیں کہ "رقم واپسی کی

ادائیگی کے بدلے "کا اظہار واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انکم ٹیکس افسر کو رقم واپسی کی ادائیگی کرنے کی ذمہ داری کے تحت ہونا چاہیے۔ وہ مزید دعویٰ کرتا ہے کہ رقم کی واپسی ایکٹ کے تحت نہیں بلکہ مذکورہ قواعد کے تحت واجب الادا ہے، اور اس لیے دفعہ 49E لاگو نہیں ہوتا ہے۔

ریونیو کے فاضل وکیل کی اس دلیل کی تردید کرنے میں کوئی دشواری نہیں ہے کہ رقم کی واپسی، اگر واجب الادا ہے، تو ایکٹ کی دفعات کے تحت واجب الادا تھی۔ دفعہ 59(5) میں کہا گیا ہے کہ اس دفعہ کے تحت بنائے گئے قواعد اس طرح نافذ ہوں گے جیسے اس کے تحت نافذ کیے گئے ہوں۔ ایکٹ۔ اس طرح یہ شق انڈین اسٹیٹ قوانین، 1939 کو ایکٹ کا حصہ بناتی ہے، اور اس کے نتیجے میں اگر قواعد کے تحت رقم کی واپسی واجب ہے، تو یہ دفعہ 49E کے معنی میں ایکٹ کے تحت واجب الادا رقم کی واپسی ہوگی۔

اس کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دفعہ 49E کے تحت منظور شدہ مجرائی کی اجازت دینے سے پہلے کوئی پیشگی فیصلہ ہونا چاہیے، اور کیا کوئی دوسری شرط ہے جو دفعہ کے لاگو ہونے سے پہلے پوری کرنا ضروری ہے۔ ہماری رائے ہے کہ یہ ضروری نہیں ہے کہ دفعہ 49E کے تحت کسی دعوے کی اجازت دینے سے پہلے پیشگی فیصلہ ہو۔ انکم ٹیکس افسر کو اس سوال کا تعین کرنے سے روکنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ آیا دفعہ 49E کے تحت جب اسے درخواست دی جاتی ہے تو رقم کی واپسی واجب الادا ہے یا نہیں۔ الفاظ "پایا جاتا ہے" لازمی طور پر اس نتیجے پر نہیں پہنچتے کہ پہلے سے فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ لیکن یہ اپیل کنندہ کے دعوے کو برقرار رکھنے کے لیے کافی نہیں ہے۔ اسے اب بھی یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ رقم کی واپسی اس کی وجہ سے ہے۔ دفعہ 49E میں "واجب الادا پائے جانے والے" الفاظ ممکنہ طور پر اس معاملے کا احاطہ کر سکتے ہیں جہاں رقم کی واپسی کے دعوے کو ہندوستانی ریاستی قواعد کے قاعدہ 5 کے تحت روک دیا گیا ہے لیکن یہ کہ یہ صحیح معنی نہیں ہے، "ادائیگی کے بدلے" کے اظہار سے واضح کیا جاتا ہے۔ یہ اظہار، ہمارے مطابق، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ ادائیگی بقایا ہے، یعنی کہ انکم ٹیکس افسر پر ادائیگی کرنے کی مستقل ذمہ داری ہے۔ اگر رقم کی واپسی کے دعوے کو حتمی حکم سے روک دیا گیا ہے، تو یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ادائیگی کرنے کی کوئی مستقل ذمہ داری ہے۔ اسٹبس بمقابلہ ڈائریکٹر آف پبلک پراسیکیوشنز<sup>(1)</sup> میں "کے بدلے میں" کے اظہار کی تشریح کی گئی تھی۔ وہاں یہ قرار دیا گیا تھا کہ جہاں B کے بدلے A کے ذریعے کسی ذمہ داری سے چھٹکارا حاصل کرنا ہے، وہاں A پر الزام عائد کرنے سے پہلے اسے کرنے کے لیے B پر پابند ذمہ داری ہونی چاہیے۔ ہماری رائے میں، اس سے پہلے کہ کوئی شخص دفعہ 49E کے تحت منظور شدہ مجرائی

کا دعویٰ کرنے کا حقدار ہو، رقم کی واپسی کی ادائیگی کرنے کی مستقل ذمہ داری ہونی چاہیے۔ اس معاملے میں، اوپر بیان کردہ کمشنر اور سنٹرل بورڈ آف ریونیو کے احکامات کے پیش نظر ادائیگی کرنے کی کوئی مستقل ذمہ داری نہیں تھی، اور اس لیے، اپیل کنندہ کا دعویٰ ناکام ہونا چاہیے۔

لہذا، ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہوئے، ہم یہ مانتے ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ E 49 اپیل گزار کے لیے کوئی مددگار نہیں ہے اور یہ کہ عرضی کو ہائی کورٹ نے صحیح طور پر خارج کر دیا تھا۔ اس کے مطابق اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے خارج کر دیا جاتا ہے، لیکن مقدمہ کے حالات میں اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔